بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

قومی اسمبلی اور سینیٹ میں اسلامی نظام کے نفاذ کے مساعی اور جدوجہد کو منظم، مضبوط اور مربوط بنانے کے لئے اسمبلیوں کی تشکیل کے فوراً بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ ممبر قومی اسمبلی نے ارکین سے رابطہ قائم کیا اور مدیر الحق مولانا سمیع الحق ممبر سینیٹ اس سلسلہ میں پہلے روز سے برابر سرگرم عمل رہے اور الحمدللہ کہ پہلے اجلاس کے دوران ہی شیخ الحدیث مدظلہ کی دعوت پر ان کی قیام گاہ گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد میں شریعت محاذ کا قیام عمل میں آیا جس میں دیوبندی بریلوی، اہل حدیث، جماعت اسلامی اور دینی درد سے سرشار دیگر جماعتوں کے کئی سرکردہ ارکان نے شرکت کی اور حزب اقتدار و حزب اختلاف کے جھمیلوں سے قطع نظر شریعت اسلامیہ کی بالادستی کیلئے پوری یکجہتی اور ہم آہنگی اور طمع و لالچ اور خوف و ترغیب سے بالاتر ہوکر شریعت محاذ کے ذریعہ جدوجہد کی ضرورت محسوس کی اور اس محاذ کیلئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو بطور کنوینر کام کرنے پر سب نے اتفاق کیا الحمدللہ کہ اس محاذ کے قیام سے دینی درد رکھنے والی تنظیموں جماعتوں اور مسلمانوں کو بڑی مسرت ہوئی اور اس سے بڑی توقعات وابستہ کیں اس محاذ کی توسیع اور اسے مضبوط بنانے کی جدوجہد جاری ہے قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس کے دوران مولانا مدظلہ کی دعوت پر شریعت محاذ کی دوسری میٹنگ ہوئی اس میٹنگ کی مختصر کاروائی جو محاذ شریعت کے ترجمان مولانا سمیع الحق سینیٹر نے پریس کو جاری کی حسب ذیل ہے :

"اسلام آباد۔ ۲۲ اگست ۱۹۸۵ء قومی اسمبلی اور سینیٹ میں نفاذ شریعت محاذ نے اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت کی سرد مہری پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت دیگر تمام کاموں سے پہلے شریعت کی بالادستی کے کام کو اولیت دے یہ اجلاس آج یہاں گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد میں نفاذ شریعت محاذ کے کنوینر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ایم این اے اکوڑہ خٹک کی دعوت پر انہی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ اس امر پر تشویش ظاہر کی کہ پانچ ماہ کے عرصہ میں شریعت کے نفاذ کو برابر ملتوی کیا جا رہا ہے جس سے اسمبلی اور حکومت کا امیج خراب ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ ملک کو درپیش بحرانوں کا حل صرف اور صرف مکمل طور پر شریعت کے نفاذ میں ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسلامی نظام کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں یا مجلس شوریٰ نے قصاص دیت، قاضی کورٹ وغیرہ کی جو سفارشات متفقہ پیش کی ہیں حکومت کو ان اقدامات سے پیچھے ہٹنے نہیں دیا --

جائے گا۔ اور ان قوانین کو دوبارہ متنازعہ بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت اور اسمبلی کو چاہیئے کہ اس راہ میں رکاوٹ بننے والے تمام قواعد وضوابط معطل کرکے نفاذِ شریعت کے متعلق بلوں، قراردادوں اور تجاویز کو اوّلین اہمیت دے۔ اجلاس نے سینٹ میں نفاذِ شریعت بل قبول کر لینے پر سینٹ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ اس بل کو فوراً قانونی مراحل سے نکال کر ایوان میں لایا جائے اور طے پایا کہ قومی اسمبلی میں بھی شریعت بل محاذ میں شامل تمام افراد کی جانب سے متفقہ طور سے پیش کیا جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں ہم تمام مکاتبِ فکر مکمل طور پر متفق ہیں۔ اور کوئی بھی لادینی نظام یا غیر شرعی بات جب اسمبلی میں آئے گی تو ہم سب کیلئے ناقابلِ برداشت ہوگی اور ہم پوری قوت سے اس کا متفقہ مقابلہ کریں گے اجلاس میں طے پایا کہ نفاذِ شریعت کیلئے پارلیمنٹ سے باہر بھی متفقہ کوششیں کرنی چاہیئں اسی طرح شریعت محاذ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مشترکہ طور پر کام کرے گی۔ اس امر پر تشویش ظاہر کی گئی کہ اردو زبان اور قومی لباس کی ترویج کا کام پیچھے ہٹتا جارہا ہے۔ اسی طرح قومی اسمبلی میں دوبارہ انگریزی کی حوصلہ افزائی کے آثار ظاہر ہورہے ہیں۔ اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے علاوہ جن ارکان نے شرکت کی ان میں سے سرکردہ ارکان یہ ہیں۔ علامہ مصطفی الازہری مولانا معین الدین لکھوی، مولانا وصی مظہر ندوی، مولانا قاضی عبداللطیف، پیر محمد اشرف، مولانا گوہر رحمان، جناب حمزہ، محمد اسلم کھیلا۔ شاہ بلیغ الدین، مولانا عبدالحق بلوچ، لیاقت بلوچ، میر نواز خان مروت، مظفر ہاشمی، مولانا سمیع الحق، جناب گل شیر، خیال شاہ اورک زئی، حاجی محمد عمر، مولانا عنایت الرحمان، اسعد گیلانی، صاحبزادہ فتح اللہ، عثمان رمز، فضل رازق وغیرہ اجلاس میں طے پایا کہ مولانا عبدالحق بطور کنوینر محاذ کو چلاتے رہیں۔ اور محاذ کا آئندہ اجلاس ۹ ستمبر کو اسمبلی کے کمیٹی روم میں طلب کریں۔

چوہدری ظفر اللہ قادیانی آنجہانی کا بھی آخر کار اجلِ موعود آپہنچا۔ اسے المیہ کہئے یا دینی بے حسی یا ضرورت سے زیادہ جذبۂ رواداری کا مظاہرہ کہ صدرِ مملکت، وزیرِ اعظم، کابینہ، وکلاء، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں، وفاقی محتسب اور سیاسی لیڈروں نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر چوہدری صاحب کی وفات پر تعزیتی پیغامات بھیجے اور نشر کرائے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور چوہدری صاحب کے "کردار" کو خراجِ تحسین پیش کیا اور بعض ذمہ دار حضرات نے تو اس میں بڑی جرأت